ابرار خٹک*

پشتو-اردو لغات "خیر اللغات" از قاضی خیر اللہ اور "لغاتِ افغانی" از راحت زاخیلی کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

Pashto-Urdu Bilingual Dictionaries: A Critical and Comparative Examination of *Kher-ul-Lughāt* and *Lughāt-e-Afghānī*

Abstract:

This article traces the history of Pashto-Urdu lexicography and the development of comparative dictionaries between Pashto and other languages. It offers a critical analysis of *Kher-ul-Lughat* and *Lughat-e-Afghani*, two seminal dictionaries in Pashto and Urdu, highlighting their structural and lexical parallels. The study argues that *Lughat-e-Afghani* may be a reworked version of *Kher-ul-Lughat*. Additionally, it brings to light new and overlooked aspects of Qazi Kherullah's life and contributions to Urdu lexicography, restoring attention to his original and authentic work. Overall, the article deepens our understanding of these dictionaries and their significance in the linguistic and literary traditions of Pashto and Urdu.

Keywords: Pashto-Urdu Lexicography, *Kher-ul-Lughat*, *Lughat-e-Afghani*, Qazi Kherullah, Comparative Dictionary Analysis

پشتو سے دیگر زبانوں میں لغت نویسی کی روایت کا آغاز پشتو، روسی لغت (۱۷۸۷ء) سے ہوتا ہے، اور اس سلسلے میں گُولڈن اشٹیٹ (Johan Anton Guldenstadt۔۱۷۴۵ء-۱۷۸۱ء) کا حوالہ دیا جاتا ہے، جنھوں نے دنیا کی مختلف زبانوں اور لہجوں کی لغت تیار کی تھی۔ اس لغت میں پہلے روسی زبان کے کلمات درج ہیں اور پھر دنیا کی دیگر زبانوں کے معادل (متبادل) الفاظ دیے گئے ہیں۔ ص ۸۷ پر پشتو کے الفاظ درج کیے گئے ہیں[1]۔ اس کے بعد پشتو، فارسی لغت ریاض المحبت کا ذکر آتا ہے جس کو نواب محبت خان (۱۷۵۰ء-۱۸۰۹ء) نے ۱۲۲۱ھ بمطابق ۱۸۰۶ء میں مرتب کیا تھا۔ یہ لغت دو حصوں قواعد اور فرہنگ پر مشتمل تھی۔ ریاض المحبت کے بعد عجائب اللغات کی باری آتی ہے جس کو نواب اللہ یار خان نے ۱۲۲۴ھ بمطابق ۱۸۰۹ء میں مرتب کیا تھا۔ یاد رہے کہ نواب محبت خان اور نواب اللہ یار خان انیس، روہیل کھنڈ کے حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان کے بیٹے تھے۔ یہ دونوں لغات غیر مطبوعہ ہیں[2]۔ عجائب اللغات کے بعد خیالات زمانی مؤلف نامعلوم، سنِ تالیف ندارد کا حوالہ سامنے آتا ہے۔ بعد ازاں فرہنگ ارتضائی از محمد ارتضا خان عمر خیل، دہلی، سنہِ تالیف ۱۲۲۵ھ بمطابق ۱۸۱۰ء، آفریدی

نامہ ۱۲۳۰ھ بمطابق ۱۵-۱۸۱۴ء از قاسم علی خان آفریدی (۱۷۶۳ء-۱۸۳۲ء)، اور آمد نامہ مؤلف نامعلوم کا حوالہ ملتا ہے جس کی تالیف انیسویں صدی کے اوائل میں بتائی جاتی ہے [۳]۔

انیسویں صدی کے ربع اول میں ہمیں مستشرقین کی لغت نویسی کی روایت ملتی ہے۔ اس سلسلے کی پہلی پشتو لغت ڈاکٹر ایویر سمن (Eduard Eversmann۔۱۷۹۴ء-۱۸۶۰ء) کی مرتبہ ملتی ہے جو ۱۸۲۳ء میں برلن سے شائع ہوئی تھی۔ اس لغت میں ہر لفظ کے ہجے لکھے گئے ہیں، جب کہ پشتو قواعد پر بھی مواد موجود ہے۔ ڈاکٹر ایویر سمن کا تعلق ماسکو سے تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر برن ہارڈ ڈورن (Bernhard Dorn۔۱۸۰۵ء-۱۸۸۱ء) کی مرتب کردہ لغت کا ذکر ملتا ہے جس کا نام *A Chrestomathy of the Pashtu or Afghan Language to which is subjoined Glossary in Afghan and English* ہے۔ اس کے ابتدائی حصے میں پشتو کی کلاسیکی نظم و نثر سے انتخاب بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد پشتو سے انگریزی لغت *Glossary in Afghan and English* کی تالیف ۱۸۴۷ء میں ہوتی ہے جو پہلی بار سینٹ پیٹرزبرگ کے ایمپیریل اکیڈمی آف سائنسز کے اہتمام سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آتی ہے۔ دوسری بار یہ کابل سے شائع ہوئی تھی جس کا مقدمہ محمد صدیق روہی (۱۳۱۵ش-۱۳۷۴ش) نے پشتو میں ترجمہ کیا تھا، ان کے خیال میں یہ لغت، لغت نویسی کے مروجہ اصولوں کے عین مطابق ہے۔ بعد ازاں افغانستان سے جتنی لغات مرتب ہوئیں، اسی لغت کے زیرِ اثر شائع ہوئیں [۴]۔

ڈاکٹر برن ہارڈ ڈورن کی ایک اور پشتو، روسی لغت کا ذکر بھی ملتا ہے جس کا سنِ تالیف ۱۸۴۲ء؛ بعض روایات میں ۱۸۴۵ء، بتایا جاتا ہے، تاہم یہ ناپید ہے۔ اس کے بعد کیپٹن واہن (Johan Vaughan۔۱۸۷۱ء-۱۹۵۶ء) کی تالیف کردہ لغت *A Grammer and Vocablory of the Pashtoo Language* کا ذکر آتا ہے، جو ۱۸۵۴ء میں کلکتہ سے شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد میجر راورٹی (Henry George Raverty۔۱۸۲۵ء-۱۹۰۶ء) کی تالیف کردہ پشتو، انگریزی لغت *A Dictionary of Pakhto, Pashto or Language of the Afghans* کی پہلی اشاعت ہرٹ فورڈ، لندن سے ۱۸۶۰ء میں منظرِ عام پر آئی۔ ۱۸۶۷ء میں یہ دوسری بار کلکتہ سے شائع ہوئی جب کہ تیسری بار ۱۹۸۰ء میں پاکستان سے چھپی، جس میں نو ہزار پشتو الفاظ کے انگریزی معنی و مفاہیم ملتے ہیں۔ البتہ اس میں الف بائی ترتیب کا اہتمام نہیں ملتا۔ ۱۸۶۷ء میں ہنری والٹر بیلیو (Henry Walter Bellew۔۱۸۳۴ء-۱۸۹۲ء) کی مرتب کردہ لغت *A Dictionary of the Pukhto or Pashto Language* لندن سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آتی ہے۔ اس کی دوسری اشاعت ۱۹۰۱ء میں ایم گلاب سنگھ اینڈ سنز سے شائع ہوئی۔ یہ لغت دو حصوں: پشتو سے انگریزی اور انگریزی سے پشتو پر مشتمل ہے۔ اس میں الف بائی ترتیب کا اہتمام ملتا ہے۔

پشتو سے اردو لغت نگاری کا آغاز محمد اسماعیل خان کی مرتبہ لغت آئینۂ الفاظ و معانی سے ہوتا ہے۔ ۱۴۴ صفحات پر مشتمل یہ مطبوعہ لغت اب نایاب ہے۔ بیسویں صدی کو پشتو لغت نویسی کا مستند اور معتبر دور کہا جاتا ہے، اس سلسلے کی پہلی لغت

۱۹۰۲ء میں جے جی لوریمر (John Gordon Lorimer۔۱۸۷۰ء-۱۹۱۴ء) کی کلکتہ سے چھپی تھی۔ اس کے مؤلف ایک انگریز مستشرق تھے اور "لڑم پیرنگے" [بچھوانگریز] کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔ اس کے بعد یہ روایت پشتو سے اردو لغت خیر اللغات (۱۹۰۶ء) تک پہنچتی ہے۔ جب کہ دوسری لغت لغات افغانی از راحت زاخیلی ہے جس کی اشاعت کے سنین میں اختلاف ہے،[۵] ان دونوں کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ اس مقالے کا کلیدی موضوع ہے۔

خیر اللغات ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی جب کہ لغاتِ افغانی کی اشاعت اوّل ۲۷-۱۹۲۶ء کو ہوئی تھی۔ زیرِ تحقیق نسخے کے آخری صفحے پر "تمت الکتاب بعون الملک الوھاب" ۱۹۵۸ء لکھا ہے۔ مصنفِ پشتو زبان و ادب کی تاریخ کے خیال میں اس لغت کی ایک اشاعت مردان سے بھی ہوئی تھی جس پر اشاعت کا سال درج نہیں[۶]۔

کتاب راحت کے افسانے اور دیگر تحاریر کے مصنف زاہد الرحمان سیفی کے مطابق لغات افغانی کے پہلے نسخے کے سرورق کا کچھ حصہ پھٹا ہوا تھا، جس کی وجہ سے عبارت بھی موجود نہیں تھی، البتہ اس کے نیچے "میاں عبد الرحمان، عبد الخالق تاجرانِ کتب قصہ خوانی، پشاور و مالکان رحمانی پریس، خواجہ گنج ہوتی کے ایما سے چھپا" لکھا ہے[۷]۔ دوسری اشاعت کی پیشانی پر "علّمہ آدم الاسماء کلھا" اور اس کے نیچے لکھا ہے "تقریباً دس ہزار پشتو الفاظ کا اردو ترجمہ" اس کے بعد سید راحت اللہ راحت زاخیلی اور اس کے نیچے چھوٹے الفاظ میں (مصنف) لکھا ہے۔ باقی کتابوں کے نام، جس طرح کہ پہلی اشاعت میں لکھا بعینہ ہیں۔ زاہد الرحمان سیفی کے مطابق انھوں نے گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲، پشاور میں اس کی ایک اور اشاعت بھی دیکھی تھی، جس پر صرف لغاتِ افغانی کے الفاظ درج تھے[۸]۔ ان کے خیال میں یہی دوسری اشاعت معلوم ہوتی ہے۔ زیرِ تحقیق نسخہ بھی دوسری اشاعت ہی سے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔

ان دونوں لغات کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ لغت نگاری کے علمی اور فنی نکات کے تناظر میں کیا گیا ہے اس تقابل میں ان دونوں میں گہری مماثلتیں سامنے آتی ہیں۔ بعض امتیازات کا تعلق لغت کے فن سے ہے، جب کہ بعض عقیدے، فکر و نظر کے اختلاف اور زبان کی وسعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

خیر اللغات ۱۹۰۶ء کا مؤلف؛ قاضی خیر اللہ کون تھا، پیدائش کہاں ہوئی، زندگی کیسے گزاری، موت کہاں واقع ہوئی اور انھوں نے کون سے علمی آثار چھوڑے؟ اب تک خیر اللغات یا قاضی خیر اللہ پر اردو، پشتو میں جتنی بھی تحقیق ہو چکی ہے، ان کی شخصیت اور آثار کا باب تشنہ رہا ہے۔ اردو میں خیر اللغات پر اب تک ایک تحقیقی مقالہ "قاضی خیر اللہ پادری کی ذولسانی پشتو-اردو لغت "خیر اللغات" کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تناظر میں) چھپا ہے[۹]۔

خیر اللغات ۱۹۰۶ء از قاضی خیر اللہ اور لغاتِ افغانی ۱۹۵۸ء از راحت زاخیلی[۱۰] کے تقابل سے متعلق پشتو ادب

کے محققین کی رائے بھی منقسم ہے۔ افغان محقق دوست محمد شنواری(۱۳۰۴ش-۱۳۷۲ش) کی رائے میں یہ دونوں لغات ایک ہی اصول کے تحت مرتب کیے گئے ہیں۔ دونوں میں الفاظ کی تعداد بھی کم و بیش ایک جیسی ہے۔ مثلاً خیر اللغات کے ''ز'' کی پٹی میں ۱۱۳ جب کہ لغاتِ افغانی میں ۱۱۲، الفاظ درج ہیں۔ اس طرح ''گ'' کی پٹی میں خیر اللغات میں ۱۵۲، اور لغاتِ افغانی میں ۱۶۹، الفاظ دیے گئے ہیں۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر ہم لغاتِ افغانی کو معمولی فرق کے ساتھ خیر اللغات کی نقل کہہ سکتے ہیں[۱۱]۔ قلندر مومند لغاتِ افغانی کو خیر اللغات کی ہو بہ ہو شکل قرار دیتے ہیں[۱۲] جب کہ ڈاکٹر میاں سہیل انشا (پ: ۱۹۵۶ء)، دوست محمد شنواری کی رائے سے اتفاق کرتے نظر آتے ہیں اور قلندر مومند کی رائے سے اختلاف کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ لغاتِ افغانی میں خیر اللغات سے ۱۳۸۳ الفاظ زیادہ ہیں[۱۳]۔

''قاضی خیر اللہ پادری (۱۸۷۰ء-۱۹۴۷ء) کی ذولسانی پشتو-اردو لغت ''خیر اللغات'' کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تناظر میں)'' کے محققین کی رائے ہے کہ پشتو-اردو لغات میں اولیت ایک پادری قاضی خیر اللہ کو حاصل ہے جس نے پہلی مرتبہ ۱۹۰۶ء میں خیر اللغات کے نام سے ایک پشتو-اردو لغت کی تدوین کا کام کر کے پشتو-اردو لغت نویسی کی بنیاد رکھی[۱۴]۔

یہ رائے تحقیقی آثار کی روشنی میں درست نہیں۔ انھوں نے خیر اللغات میں الفاظ کی تعداد ملخّص میں ''۵۲۲۰'' جب کہ متن میں ''۵۳۲۰'' لکھی ہے[۱۵]۔ ان دونوں محققین نے خیر اللغات میں اغلاط اور فنی اصولوں سے متعلق امور کو خصوصی موضوع بنایا ہے، اور قاضی خیر اللہ نے دیباچے میں اردو لغت نویسی یا حروفِ تہجی سے متعلق جن آرا کا اظہار کیا ہے، ان کو تحقیق کے معیارات پر نہیں پرکھا۔

خیر اللغات اور راحت زاخیلی کی لغاتِ افغانی کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ پیش کرنے سے پہلے بہتر ہو گا کہ قاضی خیر اللہ کی شخصیت اور آثار کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔

قاضی خیر اللہ نو آبادیاتی دور میں کرسچین مشنری سوسائٹی سے وابستہ ہو گئے تھے۔ انھوں نے پشتو- اردو قواعد، تدریسِ معلمین اور مسیحی تعلیمات سے متعلق کتب ترجمہ کیں۔ ان سے متعلق بشپ ڈبلیو۔جی ینگ (Bishop W.G Young۔ ۱۸۷۶ء-۱۹۵۸ء)[۱۶] لکھتے ہیں:

> پادری قاضی خیر اللہ چہار سدہ (چارسدہ) ضلع پشاور (موجودہ ضلع) میں ۱۸۷۰ء کے قریب پیدا ہوئے۔ وہ اپنے اسکول کے زمانہ ہی سے پشاور کے قصّہ خوانی بازار کے مسیحی کتب خانہ میں دل چسپی لیتے تھے۔ یہ کتب خانہ ایک سی۔ ایم۔ ایس مشنری ''ہگز'' نے قائم کیا تھا۔ مخالفت کے باوجود بھی جب وہ تین چار بار آئے تو انجیل فروش نے انھیں دعوت دیتے ہوئے کہا کہ ''شاہ جی'' شام کے کھانے پر تشریف لائیں اور دل بھر کر پڑھیں۔''۔۔۔ انھوں نے ۱۸۸۵ء اور ۱۸۹۰ء کے درمیان آل سینٹ چرچ پشاور میں بپتسمہ لیا۔ ایک اور مشنری

ڈاکٹر ڈبلیو۔ جوکس (Dr. W. Jocus) نے بھی ان کی تبدیلی میں حصہ لیا۔ پادری قاضی خیر اللہ نے ۱۸۹۱ء میں سی۔ ایم۔ ایس مشن میں شمولیت اختیار کرلی۔ چوں کہ انھوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا تھا اس لیے انھیں دو بار گولی کا نشانہ بنانے اور ایک بار زہر دینے کی کوشش کی گئی۔ انھیں سب سے پہلے بٹالہ بھیجا گیا۔ وہاں انھوں نے اردو سیکھی اور پھر سرحد واپس آ گئے۔ وہ پشاور، نوشہرہ اور دوسری جگہوں پر کام کرتے رہے۔ انھیں ۱۹۰۷ء میں ڈیکن اور ۱۹۱۱ء میں پریسٹ مقرر کیا گیا۔ وہ ان پہلے افغانوں میں سے ایک تھے جنھیں "پریسٹ" مقرر کیا گیا۔ وہ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۲۴ء سینٹ جان ڈیوئنٹی کالج، لاہور میں لکچرر [لیکچرر] رہے، پھر امرتسر میں پاسبان مقرر ہوئے۔ اس کے بعد بشپ لیفرائے ٹریننگ سکول کے جو انبالہ میں تھا، اور پھر کلارک آباد میں پرنسپل مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں کلارک آباد کے پادری "واعظ" تھے۔ قاضی خیر اللہ خود بھی ۱۹۳۱ء سے کلارک کے پاسبان تھے اور ۱۹۴۱ء میں وہاں سے سبکدوش ہوئے۔ وہ شملہ سے پچاس میل دور کوٹ گڑھ کے مقام پر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء یعنی یومِ آزادی کے دن فوت ہوئے۔ اس سے پہلے وہ انگلینڈ گئے تھے اور اپنا حقہ بھی ساتھ لے کے گئے تھے۔[۱۷]

پادری قاضی خیر اللہ سے متعلق لکھا ہے کہ وہ عربی اور فارسی کے جید عالم اور فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ اپنی سب سے پہلی اردو نظم فارسی میں لکھی اور پھر اس کے فعل بدل دیے۔ پنجابی بھی سیکھی اور اس میں نظمیں لکھیں۔ انھوں نے ۴۶ کتابیں تحریر کیں۔ ان میں سے کچھ پشتو اور فارسی میں تھیں۔ ان میں دو لغات اور بائبل کا کچھ حصہ بھی شامل ہے۔ انھوں نے ایک گیت کی کتاب راحت افزا بھی شائع کی، جس کے ۱۹۳۱ء تک چھ ایڈیشن شائع ہو چکے تھے۔

قاضی خیر اللہ کثیر التصانیف تھے۔ ان کی بعض کتب کے نام درج ذیل ہیں، جن کا ذکر انھوں نے خیر اللغات میں، ان الفاظ میں کیا ہے:

اسناد دعاء قریبه [نظم] ۱۸۴۴ء، فرحت افزا [نظم] آئینۂ دل [ترجمہ]، پشتو قاعدہ ۱۹۰۰ء، معلمِ پشتو [حصہ اول ۱۹۰۰ء، حصہ دوم ۱۹۰۳ء] خطِ تقدید، اکبا کورۃ الشہیۃ فی روایات الدینیه [ترجمہ] منار الحق، بابِ دوم [ترجمہ] منار الحق، بابِ چہارم [ترجمہ] اتالیقِ پشتو، خیر اللغات، کئی ایک ٹرکٹ جنمیں [جن میں] کچہ [کچھ] اخلاقی۔ دینی۔ [سکتہ یعنی "،" کا استعمال نہیں کیا] بحث مباحثہ کے مضامین اور بھجن اور غزلیں شامل ہیں۔ مصنف نے مندرجہ ذیل رسالجات [رسالہ جات] اردو میں بھی لکھے ہیں۔ القابِ مسیح [ترجمہ] قدامتِ بائبل [ترجمہ] مفتاح الصحائف، صدائے ٹمپرینس، پیغامِ ٹمپرینس، گلدستۂ ٹمپرینس، دس ایزارسانیاں، نوشتۂ قسمت، شرابِ سرخ، اتالیقِ رومن، تحفۂ ٹمپرینس۔[۱۸]

قاضی خیر اللہ کا ایک بیٹا عزیز اللہ جب کہ دوسرا ایف ایس خیر اللہ تھا۔ عزیز اللہ کا ذکر انھوں نے اپنی فارسی، اردو لغت عزیز اللغات کے دیباچے میں ان الفاظ میں کیا ہے:

> عزیز اللغات نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ اسکے [اس کے] تیار کرنیمیں [کرنے میں] میرے بڑے بیٹے عزیز اللہ جان [متعلم کرسچین کالج، لاہور] نے بڑی مدد دی ہے[19]۔

ان کے دوسرے بیٹے کا نام ایف ایس خیر اللہ تھا، جنھوں نے اہم کتابیں لکھیں مرے کالج، سیالکوٹ کے پرنسپل کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے تھے[20]۔ ان کی بیوی مسز خیر اللہ مصنفہ تھی، ایک کتاب کا نام شکست میں فتح بھی ہے[21]۔

خیر اللغات کے دیباچے میں قاضی خیر اللہ، اس کی وجہ تصنیف ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

> دوستوں کے سخت تقاضے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ابتک [اب تک] پشتو-اردو لغات کی کوئی کتاب تیار نہ ہوئی تھی۔ ہاں کچھ عرصہ ہوا کہ بعض یورپین صاحبان نے پشتو اور انگریزی لغات کی کتابیں تیار کی تہیں [تھیں] جو اُنھی کی خیالات اور معلومات کے مطابق تہیں [تھیں] جو اسوقت [اس وقت] کے / کی [کی اضافی لکھا ہے] کے موافق ایک خاص گروہ کے محدود استفادے کے لیے [لیے] کارآمد و مفید ہو سکتی تہیں [تھیں]۔ مگر ان میں کئی دقتیں تہیں۔ [تھیں] مثلاً
>
> ۱۔ پشتو الفاظ کے انگریزی معنی تھے جن سے ہر آدمی مستفید نہیں ہو سکتا تھا۔
>
> ۲۔ بعض نفسِ مضمون کے لحاظ سے یہہ [یہ] انگریزی معنی بھی کچہہ [کچھ] اُسی قسم کے تھے جو ایک اجنبی آدمی سے ممکن ہو سکتے تھے۔
>
> ۳۔ گراں قیمت ہونے کی وجہہ [وجہ] سے وہ ہر ایک شخص کو حاصل نہ ہو سکتی تھی۔
>
> ۴۔ موئلفوں نے اکثر مترادف الفاظ کا محلِ استعمال نہین [نہیں] دیا۔
>
> ۵۔ بعض محاورات کا خاص استعمال بکمال صحت نہیں دیا۔
>
> ۶۔ شہری اور دہقانی الفاظ کا مابہ الامتیاز فرق بھی ظاہر نہ کیا۔[22]

قاضی خیر اللہ کی یہ بات درست نہیں کہ خیر اللغات سے پہلے پشتو-اردو کی کوئی لغت موجود نہ تھی، تاہم یہ ضرور ہے کہ ان کی نظر سے نہیں گزری تھی۔ آئینۂ الفاظ و معانی کو پشتو سے اردو لغت نویسی کی روایت میں تاحال اولیت حاصل ہے۔ یہ لغت محمد اسماعیل خان[23] کی مرتب کردہ تھی اور ۱۸۸۳ء میں ایبٹ آباد سے شائع ہوئی تھی۔ قاضی خیر اللہ کی اس رائے کو بنیاد بنا کر ”قاضی خیر اللہ پادری کی ذولسانی پشتو-اردو لغت خیر اللغات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تناظر میں)“ کے مصنفین نے بھی خیر اللغات کو پشتو-اردو کی اوّلین لغت قرار دیا ہے اور قاضی خیر اللہ کو پشتو، اردو لغت نویسی کی بنیاد رکھنے والا کہا ہے[24]۔

قاضی خیر اللہ نے پشتو کو انڈو یورپین زبانوں (مکس ملر کی تقسیم بندی: انڈین، ایرانی اور لاٹن یعنی لیٹن) کی صورت میں ایرانی زبانوں کی شاخوں (ایل ایل ڈی کی تقسیم بندی کے مطابق: ژند، فارسی قدیم، کوہستانی) میں سے کوہستانی کی شاخ قرار دیا ہے۔ انھوں نے کوہستانی کی مزید شاخیں "کردی، افغانی، ہستی اور ارمنی" کے نام لکھے ہیں اور افغانی کو پشتو کا دوسرا نام قرار دیا ہے[۲۵]۔

پشتو آریائی زبان ہے اور یہ سنسکرت، ژند (اوستا)، پہلوی، فارسی زبان سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ یہ ہندوستانی اور ایرانی تہذیبوں کے درمیان اپنی انفرادیت آج تک قائم رکھے ہوئے ہے[۲۶]۔

جب کہ پشتو زبان کی تحریر سے متعلق وہ لکھتے ہیں:

> پشتو زبان کی ابتدائی تاریخی حالات بالکل عرصہً تاریک میں ہیں مگر جہانتک [جہاں تک] پایہً ثبوت کو پہونچتا [پہنچتا] ہے، اس زبان کی کوئی اپنی خاص حروف تہجی نہیں۔ فتوحاتِ اسلام سے پہلے افغانی پښتو صرف زبانی ہی زبانی تھی۔ سلطان محمود کے زمانہ میں اُسکے [اس کے] وزیر حسین مہمندی کی خاص ایما سے قاضی صیف اللہ [سیف اللہ] نے ایدھر [ادھر] توجہ کی اور حروفِ تہجی کی ترتیب میں حسبِ ذیل کارروائی کی۔
>
> ۱۔ جملہ حروفِ عربی یا تازی کہلاتی [کہلاتے] ہی لیے [لیے] جائیں۔
>
> ۲۔ حروف مختص بہ فارسی پ، چ، ی، گ بھی لیے جائیں۔ (ژ کا ذکر نہیں کیا)۔
>
> ۳۔ خاص الفاظ کو حسبِ ذیل اشکال سے تعبیر کیا۔
>
> ځ، څ ، ډ ، ړ، نړ (ن اور ړ ایک ساتھ ،جیسے نړ) ،ږ،ړښ ،ګ ،۔ مگر جب افغان سوداگروں کو سندہ [سندھ] اور پنجاب کے سوداگروں سے سابقہ پڑا جنکے [جن کے] ہاں خاص آواز بھی پائی جاتی گئی [تھی] جسکی [جس کی] آواز [ٹ] سے تعبیر ہوتی تھی، چنانچہ ان تاجروں نے محلِ مخرج کے لحاظ سے اسکی [اس کی] جگہ ایک نئی شکل سے پوری کی جس کی صورت [ټ] ہے۔[۲۷]

قاضی خیر اللہ نے دیباچے میں اس خواہش کا بھی اظہار کیا تھا کہ:

> میری لغات میں جہاں تک مجھ سے بن پڑا ہی [ہے] افغانوں کے ہر فرقے [قوم یا قبیلے کی اصطلاح زیادہ مناسب ہوتی] نہایت صحت کے ساتہہ [ساتھ] درج کیئے [کیے] ہیں۔ اگر عوام الناس نے اسکی [اس کی] مناسب قدر کی تو عنقریب اسکا [اس کا] دوسرا حصہ جو بجاے خود ایک دوسری لغات [لغت] ہو گی، جسمیں [جس میں] اردو کے الفاظ کے پشتو معنی ہونگے [ہوں گے]، تیار کیا جائے گا۔[۲۸]

قاضی خیر اللہ کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی البتہ انھوں نے ۱۹۱۵ء میں فارسی، اردو لغت ضرور لکھی جو ۱۹۱۵ء کو شائع ہوئی تھی[۲۹]۔

خیر اللغات میں ہدایات کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

> واضح رہے کہ اس لغات میں جس لغت کی [کے] سامنے "مذ" لکھا گیا ھے [ہے] اس سے مراد مذکر ھے [ہے]۔ اور جس لفظ [کے] سامنے "موٗ" لکہا [لکھا] گیا ھے [ہے] اس سے مراد موئنث ھے [ہے]۔ اور جس حرف پر الٹا جزم دیا ھے [ہے] وہ ساکن ھے [ہے] واو مجہول کے نیچے لکیر ڈالی گئی ہے۔ جس "ی" کے نیچے نقطے نہیں وہ یاے مجہول ھے [ہے]۔[30]

اب ہم خیر اللغات اور لغاتِ افغانی کی مماثلتوں اور امتیازات کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ دونوں کے ابواب میں بنیادی فرق ہے۔ خیر اللغات کی ابواب بندی عربی طرز لغت نویسی سے متاثر نظر آتی ہے۔ جیسا کہ انھوں نے دیباچے میں بھی لکھا ہے کہ دوستوں نے مشورہ دیا تھا کہ اس کا نام بھی غیاث اللغات اور کریم اللغات کے طرز پر خیر اللغات رکھو، چناں چہ انھیں [انھیں] لکھنے [کے کہنے] کے مطابق اس پشتو-اردو لغت کا نام بھی یہی رکھا گیا۔[31]

خیر اللغات کی ابواب بندی کا نمونہ

نمبر شمار	باب	ص
۱	باب الالف	۷
۲	باب الباء	۲۰
۳	باب الباء فارسی (پ)	۳۷
۴	باب التاء	۵۵
۵	باب التاء ھندی (ٹ)	۶۷
۶	باب الثاء	۷۱
۷	باب الخیم یا کافِ فارسي (ݘ)	۷۱
۸	باب الجیم	۷۵
۹	باب الجیمِ فارسی (چ)	۷۹
۱۰	باب الحاء	۸۵
۱۱	باب الخاء	۸۶
۱۲	باب الدّال	۹۳

۱۳	باب الڈال ھندی(°)	۹۹
۱۴	باب الذال	۱۰۲
۱۵	باب الراء	۱۰۲
۱۶	باب الڑاء ھندی(°)	۱۰۷
۱۷	باب الزاء	۱۰۷
۱۸	باب الئیم یا زاء پښتو	۱۱۰
۱۹	باب الراء فارسی(ژ)	۱۱۲
۲۰	باب الڼ ییا کاف ِپښتو(°)	۱۱۳
۲۱	باب السین	۱۱۳
۲۲	باب الشین	۱۲۵
۲۳	باب الښیم یا خاء پښتو(°)	۱۳۱
۲۴	باب الصاد	۱۳۴
۲۵	باب الضاد	۱۳۴
۲۶	باب الطاء	۱۳۵
۲۷	باب الظاء	۱۳۵
۲۸	باب العین	۱۳۵
۲۹	باب الغین	۱۳۶
۳۰	باب الفاء	۱۴۳
۳۱	باب القاف	۱۴۳
۳۲	باب الکاف	۱۴۵
۳۳	باب الکافِ فارسی(°)	۱۵۵
۳۴	باب اللام	۱۶۰
۳۵	باب المیم	۱۶۶

۳۶	باب النون	۱۷۶
۳۷	باب الواو	۱۸۲
۳۸	باب الھاء(ھ)	۱۹۱
۳۹	”ی“ کا باب ندارد	ندارد

خیر اللغات کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر صفحے پر قاری کو حروف تہجی کے اندراج کی وجہ سے الفاظ کی تلاش میں آسانی ہوتی ہے۔ جب کہ لغاتِ افغانی میں ہر صفحے پر ابواب یا حروف تہجی کا اندراج نہیں ملتا۔ قاضی خیر اللہ لغت نویسی کا فن جانتے تھے، نیز انھوں نے بچوں اور اساتذہ کے لیے قاعدے اور کتابیں مرتب کی تھیں، اس لیے وہ قاری کی ضروریات سے زیادہ آگاہ معلوم ہوتے ہیں۔ پشتو کے مخصوص حروف تہجی جن کا ذکر اوپر آچکا ہے، اور جو صرف پشتو ہی سے مخصوص ہیں، قاضی خیر اللہ نے وہ عربی کے قاعدے پر لکھے ہیں، جو کہ درست نہیں۔

لغاتِ افغانی کی ابواب بندی کا نمونہ

نمبر شمار	باب	ص
۱	ا	۲
۲	ب	۱۷
۳	پ	۳۸
۴	ت	۵۹
۵	○	۷۴
۶	ث	۷۸
۷	○	۷۹
۸	ج	۸۳
۹	چ	۸۸
۱۰	ح	۹۶
۱۱	خ	۹۶

۱۲	د	۱۰۶
۱۳	○	۱۱۳
۱۴	ذ	۱۱۸
۱۵	ر	۱۱۹
۱۶	○	۱۲۴
۱۷	ز	۱۲۴
۱۸	○	۱۲۸
۱۹	ژ	۱۳۰
۲۰	○	۱۳۱
۲۱	س	۱۳۲
۲۲	ش	۱۴۸
۲۳	○	۱۵۶
۲۴	ص	۱۵۹
۲۵	ض	۱۵۹
۲۶	ط	۱۶۰
۲۷	ظ	۱۶۰
۲۸	ع	۱۶۱
۲۹	غ	۱۶۱
۳۰	ف	۱۷۰
۳۱	ق	۱۷۱
۳۲	ک	۱۷۲
۳۳	○	۱۸۶
۳۴	ل	۱۹۲

۳۵	م	۱۹۹
۳۶	ن	۲۱۲
۳۷	و	۲۲۰
۳۸	ھ	۲۲۸
۳۹	ی	۲۳۱

راحت زاخیلی نے عربی، فارسی قاعدے سے ہٹ کر پشتو کے بنیادی حروف کو بنیاد بناکر ابواب بندی کی ہے، جو یقیناً لسانی تقاضوں کے شایانِ شان ٹھہرتی ہے۔ لغاتِ افغانی کے صفحات کی کل تعداد ۲۳۱ ہے۔ مؤلف نے لغت کی ابتدا میں درج ذیل ہدایات لکھی ہیں:

۱۔ پشتو کے مندرجہ ذیل حروف ، اردو کے مندرجہ ذیل حروف کی آواز دیتے ہیں۔ ټ(ٹ)، څ [ث، س]، ځ[ز، ی، ژ][ی اضافی معلوم ہوتا ہے]، ږ[گ یا ژ]، ښ[ش، یا خ یا ی یا صرف زیر"ِ" کا کام]، ړ[ڑ]، ګ[گ]۔ مؤلف نے " ډ "نہیں لکھا جو اردو میں "ڈ" کی آواز دیتا ہے۔

۲۔ یائے معروف کے نیچے زیر"ِ" دیا گیا ہے جیسایِ، اور یائے مجہول کے نیچے نہیں جیسا "ی"۔

۳۔ الفاظ کی تذکیر و تانیث "مذ" اور "مو" سے واضح کر دی گئی ہے۔ مصادر یا مشترک حروف میں یہ نشانات نہیں دیے گئے۔

۴۔ ابتدائی ساکن حرف پر الٹا جزم دیا گیا ہے، جیسا "خپل، ته، زهٔ، سرهٔ" وغیرہ، اگرچہ اس کا صحیح تلفظ اہلِ زبان کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا۔

۶۔ (ترتیب میں پانچ کا عدد چھوڑا ہے۔) اخیر میں بعض ہاءِ ہوز، جو زور سے ادا کیا جاتا ہے، اسپر[اس پر] ہمزہ دیا گیا ہے، جیسا "سرهٔ، تهٔ، زهٔ، وغیرہ۔

۷۔ واوِ اشفاعی پر پیش ہے اور باقی پر نہیں جیسا، شُو، خُو، ؤو، کُرو، ضُرور وغیرہ۔

۸۔ ت، ج، ع، ر یا ان کی ہمشکل[ہم شکل] اور ک، ل، ھ، اور ی کے مندرجہ ذیل اشکال سے قطعاً احتراز کیا گیا ہے:۔

ت، ج، ع، ر، ک، ل، ہ، ے۔ [ہ اور یائے مجہول کے علاوہ حروف روش کتاب کو ظاہر کرتے ہیں۔]

۹۔ بعض الفاظ بلحاظِ تلفظِ ملک مختلف حروف کے ماتحت مکرر............[خواندگی ممکن نہیں] .... اس لیے کہ ان کا انہی شکلوں میں پیش آنا یقینی ہے۔

............پر الٹا جزم دیا جاتا ہے۔ جیسا خپل، ترہ

............ہائے [ہوز: خواندگی نہیں ہو رہی] جو زور سے ادا کیا جاتا ہے اسپر [اس پر] ہمزہ۔[۳۲]

سر روق کی ترتیب درج ذیل ہے۔

"وعلمہ آدم الاسماء کلھا"

لغاتِ افغانی قریباً دس ہزار پشتو الفاظ کا اردو ترجمہ

تالیف راحت زاخیلی

مصنفِ

نتیجۂ عشق [ناول] سیف الملوک، نجم الفلک [اردو] تحریر قافیہ، تاریخِ افغانستان، انسان اور حیوانوں کا مقدمہ، فیصلہ، حکایاتِ شیرین، کالی بلا، کالی بلّی، پشتون کا بدلہ، کنڈہ جینئے، شلیدلے پنڑہ، د شریف خان شیخی، خزان دافغان، گلستانِ سعدی علیہ الرحمۃ، جنگنامہ، انوریے، اخوان الصفا، د رڑہ دڑد، دقحط سیون وغیرہ وغیرہ۔ لغت کے سرورق پر سنہ تصنیف درج نہیں کیا گیا۔ البتہ کتاب کے اختتام پر ص ۲۳۲ پر درج ذیل عبارت درج ہے:

تمت الکتاب بعونِ الملک الوھاب ۱۹۵۸ء۔

جہاں تک مؤلف کے دس ہزار الفاظ کا دعویٰ ہے، وہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ لغاتِ افغانی میں پشتو الفاظ کی کل تعداد لگ بھگ ۶۱۰۲ ہے۔

خیر اللغات **اور** لغاتِ افغانی **کا تقابل، اشتراکات و امتیازات**

خیر اللغات			لغاتِ افغانی		
ص	لفظ	معنی	ص	لفظ	معنی
۷	آب	مذ، عزت، حرمت، وہ پانی جو اوزاروں کو دیا جاتا ہے۔	۲	اَ اَب	حرفِ استفہام بمعنی کیا؟ چمک، حرمت، عزت، وہ پانی جو اوزاروں کو چمکانے کے لیے دیا جاتا ہے۔
۷	آب	مذ، باپ، اقنومِ اول، خدا	۰	ندارد	ندارد
۷	آبا	مذ، باپ، پدر، بزرگ	۲	اَبا	مذ، جد، باپ

۷	آب آخستل	عزت اتارنا، بے عزت کرنا	۲	اب اخستل اب تلل	بے عزت کرنا چمک اتارنا، بے عزت ہونا
۷	ابا بکر۔ ابو بکر	مذ، بانیٔ اسلام کا پہلا خلیفہ	۲	ابا بکر	ابو بکر، محمد ﷺ کا پہلا جانشین۔ اور خلیفۂ اسلام
۷	اباخیل	مذ، افغانوں کا ایک فرقہ ہے۔	۲	اباخیل	پٹھانوں کے ایک فرقے کا نام ہے۔
۷	آبادکول آبادول	بسانا، آباد کرنا، تعمیر کرنا۔	۲	اباد ابادول ابادیدل	تعمیر شدہ، شادی شدہ آباد کرنا، تعمیر کرنا، بسانا آباد ہونا، بسنا، تعمیر ہونا
۷	اُباسل اوباسل	دیکھو باسل۔ نکالنا، رد کرنا۔ ص ۲۲		اوباسل	نکالنا
۷	اباسین اباسیند	دریای اٹک کا نام		اباسین اباسیند	دریائے اٹک کا نام
۷	ابتدا	مذ، شروع، آغاز		ابتدا	مونث۔۔۔(خواندگی ممکن نہیں)
۷	ابتر۔ اوتر	پریشان۔ پراگندہ خیال		ابتر، بتر، اوتر	مذ، پریشان، پراگندہ خیال، بدحال
۲۰	بااُو	کنگن، عورتوں کے ایک زیور کا نام ہے۔	۱۷	بااُو	باھو کا ہم معنی ہے۔ کنگن، عورتوں کے ایک زیور کا نام ہے۔
۰	ندارد	ندارد	۱۷	بااِیکر	مذ، ایک پھولدار درخت ہے۔
۲۰	بابا	مذ، باپ، صاحب، بزرگ	۱۷	بابا	مذ، باپ، صاحب، بزرگ
۲۰	باباجی	مذ، دادا، نانا، باپ، صاحب، بزرگ	۱۷	باباجی	مذ، دادا، نانا، باپ، صاحب، بزرگ
۲۰	بابڑ	افغانوں کے ایک فرقہ کا نام	۱۷	بابڑ	افغانوں کے ایک فرقہ کا نام
۲۰	بابڑہ	مؤ۔ ایک کڑوی بوٹی ہے جو دوائی کے لیے استعمال کیجاتی [کی جاتی] ہے۔	۱۷	بابڑہ	مؤ، بابڑ کا موئنث
۲۰	بابڑہ	بابر کی موئنث۔ چارسدہ کی [کے] پاس ایک گاؤں ہے۔	۱۷	بابڑہ	ایک کڑوی بوٹی ہے جو دوائی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
۰	ندارد	ندارد		بابڑہ	چارسدہ کے پاس ایک گاؤں کا نام

یہ نکتہ باعثِ حیرت ہے کہ لغاتِ افغانی کے مؤلف نے کہیں بھی خیر اللغات یا اس کے مؤلف کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ان کا حوالہ دیا ہے۔ خیر اللغات کے صفحات کی تعداد ۱۹۶ ہے، جب کہ لغات افغانی میں صفحات کی تعداد ۲۳۲ ہے۔ گویا لغات افغانی کے [۳۶] صفحات خیر اللغات سے زیادہ ہیں۔ الفاظ کی تعداد بھی انتہائی دل چسپ ہے۔ خیر اللغات میں الفاظ کی کل تعدا "۵۵۷۰" بنتی ہے، جب کہ لغات افغانی میں الفاظ کی تعداد "۶۱۰۲" ہے۔ دونوں کا فرق "۵۲۲" رہ جاتا ہے۔ جو کل تعداد کا تقریباً "۹.۴۳" فی صد اضافہ بنتا ہے۔

لغت نویسی کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے تو خیر اللغات میں ابواب بندی کا انداز ملتا ہے جیسے باب الف، باب الباء تا باب الیاء، یہ طریقہ لغت نویسی کے تناظر میں درست نہیں۔ اس کے مقابلے میں لغات افغانی میں حروف کی تقطیع یعنی ا، ب، پ، ت" سے شروع ہونے والے الفاظ کی الف بائی ترتیب ملتی ہے۔ خیر اللغات کے مؤلف نے الفاظ کے تلفظ کا طریقہ کار مکتوبی اور ملفوظی دونوں طرح درج کیا ہے، جس کی پیروی لغاتِ افغانی کے مؤلف نے بھی کی ہے۔ بیش تر الفاظ پر اعراب لگائے ہیں تاکہ درست تلفظ کیا جا سکے۔ لغاتِ افغانی کے مؤلف نے بھی یہی انداز برقرار رکھا ہے۔ قواعدی حیثیت میں مذکر، مؤنث کا اندراج دونوں میں ایک جیسا ملتا ہے۔ الفاظ کی تشریح میں جو عنصر نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے وہ متبادل الفاظ یا مزید تشریح ہے تاہم وہ بھی ہر جگہ نہیں بلکہ بعض مقامات پر سامنے آتا ہے۔ ۲۵ تا ۳۰ سال کا دورانیہ کسی بھی زبان میں الفاظ کے ترک و قبول کا عنصر، روزمرہ کی تبدیلی اور مترادفات کے حوالے کو جواز فراہم کر دیتا ہے اور ان دونوں لغات کے موازنے میں یہ فرق ضرور سامنے آتا ہے تاہم یہ بھی گنتی کی چند مثالیں ہی ہیں۔ دونوں لغات میں واحد، جمع، اسم، فعل، حرف، محاورہ یا حقیقی و مجازی معنوں کے لحاظ سے وضاحت یا تفصیل نہیں ملتی، جس سے اس بات کی غمازی ہوتی ہے کہ خیر اللغات اور لغاتِ افغانی میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔ نیز معمولی تصرفات کو چھوڑ کر لغاتِ افغانی 'دراصل خیر اللغات ہی کی نقل ہے۔

خیر اللغات کے مطالعے سے یہ دل چسپ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ لغت میں چارسدہ کے مختلف دیہاتوں کے نام زیادہ آئے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کے پاس وہاں کی معلومات زیادہ ہیں۔ مذہبی تعبیر و تشریح کے علاوہ جتنے الفاظ ہیں، مؤلفِ لغاتِ افغانی نے ان میں ترامیم و اضافے بہت کم کیے ہیں۔ جو بھی ترامیم ہیں، وہ زبان کی وسعت سے تعلق رکھتی ہیں۔ الفاظ میں تبدیلی کی جگہ ترتیب کا فرق زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ خیر اللغات، قاضی خیر اللہ کی اہم تالیف تھی، جو پشتو-اردو لغت نویسی میں ایک اہم اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ قاضی خیر اللہ کے آثار پر تحقیق اور اردو زبان و ادب میں ان کی خدمات کا تقاضا ہے کہ انھیں اس تاریخی حیثیت سے محروم نہ رکھا جائے۔

خیر اللغات اور لغات افغانی کی اشاعت کے درمیانی عرصے میں پشتو میں لغت نگاری کی روایت میں کافی توسیع ملتی

ہے۔ مستشرقین کے ساتھ ساتھ اس وقت کے ہندوستان (موجودہ خیبر پختونخوا اور افغانستان) میں بھی اس روایت کو غیر معمولی بڑھاوا ملا ہے۔ پشتو سے پشتو اور پشتو سے دیگر زبانوں کی لغات کی طویل فہرست ہے[۳۳]، تاہم اگر ہم صرف اردو سے پشتو لغت نگاری کی روایت کا احاطہ کریں تو سید بہادر شاہ ظفر کاکا خیل (۱۹۱۰ء-۲۰۰۲ء) کی ظفر اللغات درج بالا دو لغات خیر اللغات اور لغاتِ افغانی کی نہ صرف توسیع تھی بلکہ ان سے زیادہ وقیع ثابت ہوئی۔ ظفر اللغات تقریباً ۲۵ ہزار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال پر مبنی لغت تھی جو ۱۹۶۰ء میں پہلی دفعہ ادارۂ اشاعت سرحد، پشاور سے شائع ہوئی تھی، جب کہ دوسری بار یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور سے ۱۹۸۱ء میں طبع ہوئی تھی[۳۴]۔ اس کے بعد ایک اور اہم اردو، پشتو لغت سید انوار الحق نے دو جلدوں میں مرتب کی تھی، جس کی پہلی جلد مرکزی اردو بورڈ، لاہور سے ۱۹۷۰ء، میں شائع ہوئی تھی۔ جلد اول کے صفحات کی تعداد ۱۱۴۴ (''الف'' تا ''ڈ'') جب کہ جلد دوم کی تعداد ۱۴۹۰ (''ر'' سے ''ی'') ہے۔ کل صفحات کی تعداد ۲۶۳۴ بنتی ہے۔ سید انوار الحق کی معاونت مولوی محمد اسرائیل، قاضی عبدالحلیم اثر افغانی، محمد عباس اور سیف الرحمان سید نے کی تھی۔ مرکزی اردو بورڈ نے پشتو نامہ بھی شائع کیا تھا، اس میں ایسے پشتو الفاظ مع ترجمہ دیے گئے ہیں، جو اردو تقریر و تحریر میں آسانی سے شامل کیے جاسکتے ہیں۔ یہ مجموعہ بھی سید انوار الحق (۱۹۰۴ء-۱۹۸۹ء) کا مرتب کردہ ہے[۳۵]۔ اس کے بعد پشتو-اردو لغت از پروفیسر محمد اشرف ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی[۳۶]۔ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد سے پشتو-اردو لغت ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی، جو پروفیسر پُردل خٹک (پ: ۱۹۶۴ء) کی تالیف کردہ ہے۔ اس میں تقریباً ۵۰ ہزار پشتو الفاظ کے معنی و مفاہیم اردو میں درج کیے گئے ہیں۔

ALL RIGHTS RESERVED.

KHAIR-UL-LUGHAT,

OR

PAKHTO-URDU DICTIONARY.

PART I.

Including more than 9000 words and phrases, that are to be found in Standard Pakhto works, and current Pakhto literature.

BY

QAZI KHAIR ULLAH

CHURCH MISSIONARY SOCIETY,

NOWSHERA CANTT.

Author of "Qaida-i-Pakhto," "Muallim-i-Pakhto," "Ataliq-i-Pakhto," "Pakhto Dictionary," "Pakhto Grammar," etc., etc.

PUBLISHED BY

DIWAN THAKAR SINGH & SON,

Book-Sellers, NOWSHERA Cantt.

January, 1906.

سب حقوق محفوظ ہیں

AMED
FT
MEADE
PK 6793
U7 K47
1906
Copy 1

کتاب

خیر اللغات

حصۂ اوّل

یعنی پشتو اُردو لغات

جسکو

قاضی خیر اللہ سی۔ایم۔ایس (مصنف پشتو کا قاعدہ
معلم پشتو حصہ اول و دوم اتالیق پشتو گرامر
وغیرہ وغیرہ نے) بڑی محنت و جان فشانی سے تیار کیا

اور

دیوان ٹھاکر سنگھ صاحب اور جگت سنگھ کتب فروشان
صدر بازار نوشہرہ نے حق تصنیف حاصل کرکے

سنہ ۱۹۰۶ء میں

نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپوایا

بار اوّل تعداد جلد ۷۵۰ قیمت کاغذ ولائتی عہ بادامی عہ

1906

وعلم آدم الاسماء کلہا

لغات افغانی

یعنی

قریباً دس ہزار پشتو الفاظ کا اردو ترجمہ

تالیف

سید راحت اللہ راحت زاخیلی

مصنف

تتمہ عشق، ناول سیف الملوک، نجم الفلک (اردو)
تحریکاتیہ، تاریخ افغانستان، انسان اور حیوانوں کا مقدمہ فیصلہ
حکایات شیرین، کالی بلا، کالی بلی، پشتون کا بدلہ، گمشدہ جنت، شہیدے
بیڑہ، و شریف خان تیمی، خزان د افغان، گلستان سعدی، جنگ مہ
اوربے، اخوان الصفاء، د زڑہ وڑد، و تحفہ سیون وغیرہ وغیرہ

ACKU

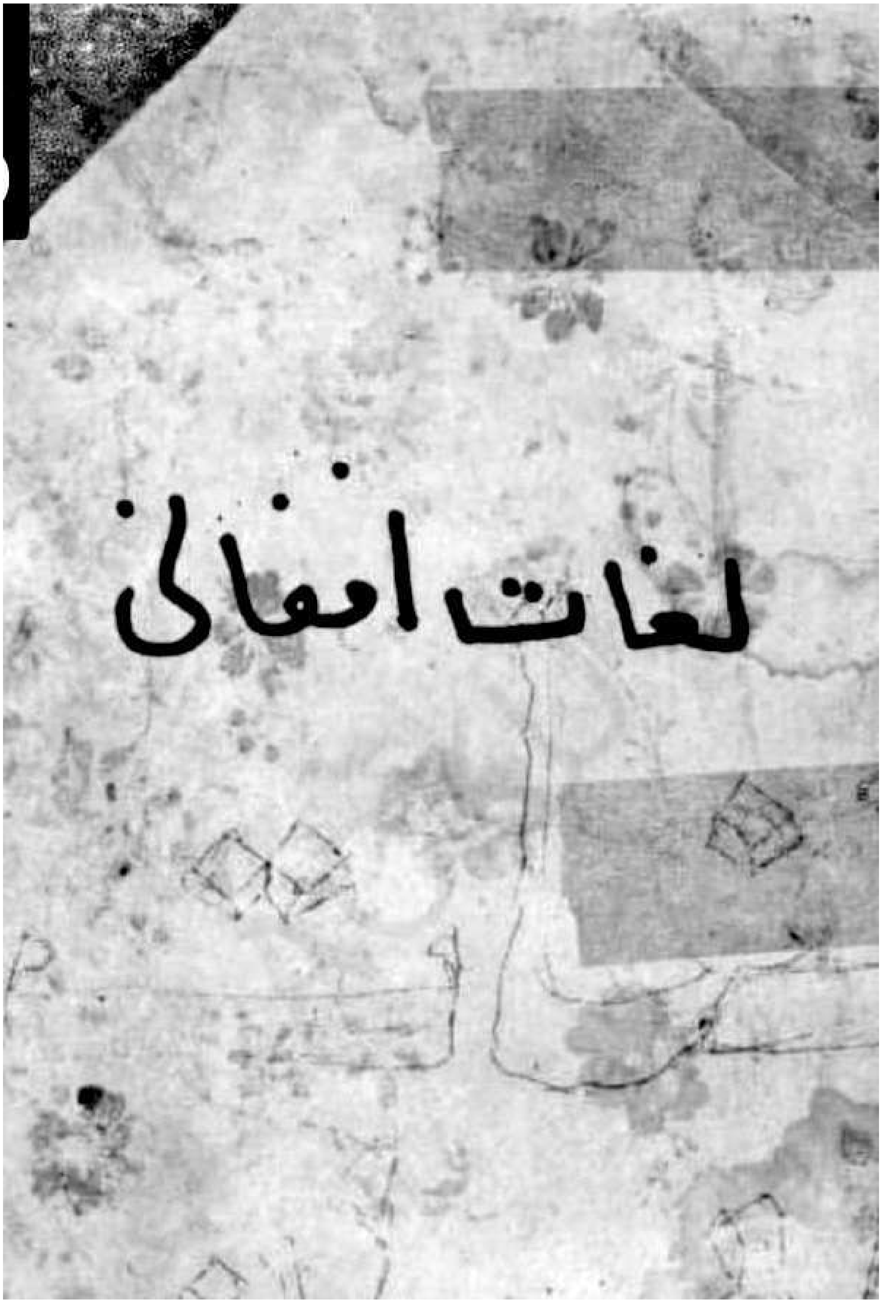
لغات افغانی

۲۳۲

یَله - آزاد - آوارہ -
یّله - مؤ - دلدل، کیچ -
یَنه - دیکھو اینه -
یِنه - دیکھو وینه
یَو - ایک - واحد
یواد - مذ - دور کا ملک -
یَوَاَتیا - اِکاسی ہشتاد و یک
یوادین - دیکھو یواد -
یوازی } علیحدہ - اکیلا تنہا -
یواحُی }
یو په یو - تن تنہا - اکیلا -
یور - مؤ - خاوند بھائی بیوی
برائی - جیٹھانی -
یوسف زئی - مذ - افغانوں کے ایک مشہور اور طاقتور فرقہ کا نام ہے۔ پشتو زبان انہی کی فصیح اور صحیح نیز مستند ہے -

یوستوی - مذ ایک لڑی کا اکیلا -
یوسل - وړل کا ہم معنے ہے - لیجانا - اٹھا کے لیجانا -
یوشپیتهٔ - اِکسٹھ - شصت و یک
یوِشت - اکیس -
یولس - گیارہ -
یوُم - مذ - بیلچہ -
یَون - مذ - حرکت - رفتار - عادت - طریقہ گھماؤ -
یونوی - اِکانوے -
یووالیَ - اتحاد - اکائی -
یو ویشت - اکیس - بست و یک
یوی } مؤ - ہل -
یوه }
یَه - حرف ندا ہے - اے - او -
یآ - حرف استفہام -

PROPERTY ACKU 33776

تمت ۱۹۵۸
الکتاب بعون الملک الوہاب

حواشی و حوالہ جات

* (پ: ۱۹۷۸ء) ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ خوشحال خان خٹک ڈگری کالج، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ۔ abutalha.abrar@gmail.com

۱۔ عبداللہ جان عابد، پشتو زبان و ادب کی مختصر تاریخ، طبع پنجم (پشاور: یونیورسٹی پبلشرز ۲۰۱۳ء)، ۴۲۲۔

۲۔ ایضاً، ۴۱۴۔

۳۔ ایضاً، ۴۱۵۔

۴۔ ایضاً، ۴۱۶۔

۵۔ ایضاً، ۴۱۸۔

۶۔ ایضاً، ۴۲۲۔ انھوں نے کتاب کا درج ذیل حوالہ لکھا ہے:

راحت زاخیلی، لغات افغانی (مردان: خواجہ گنج رحمانی پریس، سن ندارد)۔

۷۔ زاہد الرحمان سیفی، دسید راحت اللّٰہ راحت زاخیلی، افسانی اور نور لیکونہ (سید راحت اللّٰہ راحت زاخیلی کے افسانے اور دیگر تحریریں) (پشاور: کتاب کور، ۲۰۲۲ء)، ۶۲۔

۸۔ ایضاً، ۶۳، ۶۲۔

۹۔ ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، ڈاکٹر علی شیر، "قاضی خیر اللہ پادری کی ذو لسانی پشتو-اردو لغت خیر اللغات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تناظر میں)"، مشمولہ ماخذ، جلد ۳، نمبر ۲ (گوجرانوالہ: اورینٹس سوشل ریسرچ کنسلٹنسی، جون ۲۰۲۲ء)۔

دیکھیے: https://ojs.makhz.org.pk/journal/article/view/42

۱۰۔ زاہد الرحمان سیفی، دسید راحت اللّٰہ راحت زاخیلی، افسانی اور نور لیکونہ (سید راحت اللّٰہ راحت زاخیلی کے افسانے اور دیگر تحریریں، ۷۷۔

راحت زاخیلی (۱۸۸۳ء-۱۹۶۳ء) ناول نگار، افسانہ نگار، مؤرخ، لغت نویس، قواعد نویس، کلامِ اقبال کے مترجم تھے۔ والد کا نام سید فریح اللہ تھا۔ ازاخیل، ضلع نوشہرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا انگریز کے سخت مخالف تھے، اس لیے انگریزی سکول میں تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ قرآن پاک، فارسی نظم اور طب کی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ عربی صرف و نحو اور دیگر دینی علوم کے لیے دور دراز کے اسفار کیے۔ شاعر بھی تھے اور چھوٹے بھائی کی وفات پر شدید صدمے سے دوچار ہو کر تین مہینے گھر سے باہر رہے۔ کئی مہینے شدید صدمے میں رہے اور ذہن پر بھی اثر پڑا۔ اس دوران میں بھائی کے فراق میں پچاس غزلیں لکھیں۔ والد کو سنائیں تو انھوں نے کہا تم نے یہ سب کچھ اس لیے لکھا ہے کہ دوسروں کو جلاؤ؟ اس شاعری کو دریا برد کرو۔ راحت نے اپنی شاعری والد کے کہنے پر دریا برد کر دی۔ اس کے بعد علما اور بزرگان کی مجلسوں میں شریک ہونے لگے۔ ۱۲-۱۹۱۱ء میں افغان اخبار کی کتابت شروع کی۔ اسلامیہ کالج، جارج پنجم کی تخت نشینی اور بلقان کی جنگوں پر نظمیں لکھیں تو مشہور ہوئے۔ سرسید، حالی اور اقبال سے متاثر تھے۔ بہت سے تراجم کیے۔ اقبال کی کئی کتب پشتو میں ترجمہ کیں۔ شہباز اخبار کی ادارت بھی کرتے رہے۔ سرحد کے اقبال کے نام سے بھی مشہور ہوئے۔ ان کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں: نتیجۂ عشق (پشتو ناول)، سیف الملوک (پشتو نظم)، ستارہ زمین (اردو ناول)، سوانحِ انور بیگ (پشتو نظم)، تاریخِ افغانستان، تاریخِ بغداد (پشتو نثر)، خزان د افغان (پشتو نظم)، گلستانِ سعدی (پشتو ترجمہ)، دشریف خان شیخی (شریف خان کی شیخی)، د پشتون بدل (پشتون کا بدلہ)، تورہ بلا (کالی بلا)، تورہ پشو (کالی بلی)، شلیدلی پنڑہ (پھٹا کھسہ)، قصہ کی قصہ (قصے میں قصہ)، ددنیا تعویز (دنیا کی تعویز) وغیرہ۔

۱۱۔ دوست محمد شینواری، "د راحت لغاتِ افغانی تہ یو کتنہ"، مشمولہ د راحت یاد مؤلف زلمے هیواد مل (کابل: دافغانستان د علوموا کادمی، ۱۳۶۴ش)، ۴۷۔

۱۲۔ قلندر مومند، پتہ خزانہ فی المیزان (پشاور: پبلشر ندارد، ۱۹۸۸ء)، ۱۰۱۔

۱۳۔ ڈاکٹر سہیل انشا، "دا رحادراحت صیب د دوہ کتابو نو پر تلیز جاج"، مشمولہ راحت زاخیلی، فکر و فن، مرتب: شیر احمد خلیل (پشاور: باگرام ادبی جرگہ و پختو ادبی

ٹولنہ ریگے، دسمبر ۲۰۰۰ء)، ۶۸۔

۱۴۔ ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، ڈاکٹر علی شیر، ''قاضی خیر اللہ پادری کی ذولسانی پشتو-اردو لغت ''خیر اللغات'' کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تناظر میں)''، مشمولہ ماخذ، ۳۳۶۔

۱۵۔ ایضاً، ۳۳۷۔

۱۶۔ بشپ ڈبلیو۔جی ینگ [Bishop W.G. Young]، سیالکوٹ کنونشن: گیت کی کتاب ''گیتوں کے مصنفین و مترجمین'' مترجم: وکلف اے سنگھ (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶ فیروزپور روڈ، سن ندارد)۔

۱۷۔ ایضاً، ۶۵، ۶۴۔

۱۸۔ ایضاً، ۶۵، ۶۴۔

۱۹۔ قاضی خیر اللہ، ریورنڈ، ''دیباچہ''، عزیز اللغات، (نوشہرہ: دیوان ٹھاکر سنگھ، صدر بازار، ۱۹۱۵ء)۔

۲۰۔ قاضی خیر اللہ، ریورنڈ، ''دیباچہ''، عزیز اللغات، ۲۔

۲۱۔ مسز خیر اللہ، شکست میں فتح (لاہور: ایم کے خان پبلشر، مہاں سنگھ باغ، ۱۹۲۸ء)۔

۲۲۔ قاضی خیر اللہ، سی ایم ایس، ''دیباچہ''، خیر اللغات (نوشہرہ: دیوان ٹھاکر سنگھ، صدر بازار، ۱۹۰۶ء)۔

۲۳۔ عبد اللہ جان عابد، پشتو زبان و ادب کی مختصر تاریخ، ۴۲۱۔

محمد اسماعیل خان پنجاب یونیورسٹی کے فیلو، آنریری مجسٹریٹ اور وائسرائے کے درباری اور پشتو زبان کے ادیب و شاعر تھے۔ خزینۂ افغانی، سوال وجواب افغانی، گفتگوئے افغانی با ترجمہ ہندوستانی (مطبوعہ ۱۸۸۳ء)، قصہ ہرنی بزبان افغانی ان کی دیگر کتابیں ہیں۔

۲۴۔ ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، ڈاکٹر علی شیر، ''قاضی خیر اللہ پادری کی ذولسانی پشتو-اردو لغت ''خیر اللغات'' کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ (لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تناظر میں)''، مشمولہ ماخذ، ۳۳۷-۳۳۸۔

۲۵۔ قاضی خیر اللہ، سی ایم ایس، ''دیباچہ''، خیر اللغات، ۳۔

۲۶۔ عبد اللہ جان عابد، پشتو ادب کی مختصر تاریخ، ۱۴۔

۲۷۔ قاضی خیر اللہ، سی ایم ایس، ''دیباچہ''، خیر اللغات، ۴۔

۲۸۔ قاضی خیر اللہ، ریورنڈ، ''دیباچہ''، عزیز اللغات، ۶۔

۲۹۔ قاضی خیر اللہ، خیر اللغات، (نوشہرہ: کوہلی اینڈ سنز، ۱۹۱۵ء)۔

۳۰۔ قاضی خیر اللہ، سی ایم ایس، ''دیباچہ''، خیر اللغات، ۶۔

۳۱۔ راحت زاخیلی، لغات افغانی (مردان: خواجہ گنج رحمانی پریس، ۱۹۵۸ء)۔

۳۲۔ راحت زاخیلی، لغات افغانی، ۲۳۲۔

۳۳۔ عبد اللہ جان عابد، پشتو زبان و ادب کی مختصر تاریخ، ۹۔

۳۴۔ عبد اللہ جان عابد، پشتو زبان و ادب کی مختصر تاریخ، ۵۔

۳۵۔ عبد اللہ جان عابد، پشتو زبان و ادب کی مختصر تاریخ، ۶۔

۳۶۔ پروفیسر محمد اشرف، پشتو اردو لغت (پشاور: مکتبۃ القریش، ۱۹۸۶ء)۔

Bibliography

Abid, Abdullah Jan. *Pushto Adab ke Mukhtaṣar Tārīkh*. Peshawar: University Publishers, 2013.

Ashraf, Muhammad. *Pashto–Urdu Lughat*. Peshawar: Maktab al-Quraysh, 1986.

Bishop, W.G. *Sialkot Convention ke Geet*. Trans. Oklaf A. Singh. Lahore: Masīḥī Ishaʿāt Khāna, n.d.

Kherullah. *Azīz-ul-Lughat*. Nowshera: Dewan Thakur Singh, Sadar Bazar, 1915.

Kherullah, Qazi Rewrand. *Kher-ul-Lughat*. Nowshera: Dewan Thakur Singh, Sadar Bazar, 1906.

Momand, Qalandar. *Pata Khazāna fīl Mīzān*. Peshawar: n.p., 1988.

Mrs. Kherullah, *Shekast ke Fataḥ*. Lahore: M.K. Khan Publishers, Mahan Singh Bāgh, 1928.

Saifi, Zāhid ur Raḥmān. *Syed Rahat-ullāh Rahat Zakhelī: Afsāne aw Nūr Lekune*. Peshawar: Kitāb Kor, 2022.

Shenwari, Dost Muhammad. *Da Rahat Yād*. Kabul: Dā Afghanistan Da ʿUlamā Academy, 1364 AH.

Zakhelī, Rahat. *Fikr o Fun*. Ed. Sher Ahmad Khalil. Peshawar: Bagram Adabī Jarg-o-Pakhto Adabī Tolana, Regay, 2000.

Zakhelī, Rahat. *Lughat-e-Afghānī*. Mardan: Khwaja Ganj Raḥmānī Press, 1958.